Homosexuality (ہم جنس پرستی) کا حکم

ریفرنس نمبر: sar 7971 تاریخ: 16-08-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ Homosexuality (یعنی مرد کا مرد کے ساتھ اور عورت کا عورت کے ساتھ ہم جنس پرستی) کو جائز سمجھنے والے کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس سوال کے جواب سے متعلق چھ اعتبار سے گفتگو کی جائے گی:

(1) مختصر تمہید۔

(2) Homosexuality , Lesbian & Gay کی وضاحت۔

(3) اس عمل بد کی ابتداء کب اور کیسے ہوئی؟

(4) اس کی عقلی وطبی خباثتیں۔

(5) اس کا شرعی حکم۔

(6) اسے جائز سمجھنے والے کا حکم۔

(1) اللہ عزوجل نے انسانوں کے لیے "نکاح" کا ایک مقدس نظام دیا ہے، تاکہ انسانوں کو اپنے جذبات کی تکمیل کے لیے جائز اور مناسب راہ مل سکے۔ اخلاقی طور پر بے راہ روی کا شکار نہ ہوں، نسل انسانی کی بقا کا سامان مہیا ہو اور لوگ ایک خاندانی نظام کے تحت معاشرے میں امن وسکون کے ساتھ اپنی زندگی گزار سکیں۔ نیز انسان کی فطرتِ سلیمہ بھی بے حیائی کو قبول نہیں کرتی، بلکہ اس سے باز رہنے کی تلقین کرتی ہے۔ اللہ پاک نے انسان کو عقلِ سلیم عطا فرما کر دیگر

مخلوق پر شرف بخشا۔ اگر انسان اس خاصیت کو بروئے کار لائے، تو دنیا کا کامیاب ترین انسان ہے اور اگر نفس کے ہاتھوں عاجز ہو جائے اور اچھے بُرے کی تمیز بھول جائے، تو جانوروں سے بھی بد تر ہے کہ جانور بھی فطری طور پر نفع و نقصان کی تمیز رکھتے ہیں۔ جانوروں کا مقصد کھا پی کر اپنی شہوت نکال کر آخرت کے خوف سے بے خبر ہو کر زندگی گزارنا ہے، اب اگر انسان بھی ایسا ہو جائے کہ کھانے پینے اور بد فعلی کے ذریعے اپنی شہوانی خواہشات کو پورا کرنا اپنا مقصد بنالے، تو یہ انسانی فطرت سے پھرنا اور جانوروں سے بھی بد تر ہونا ہے۔ دین اسلام نہایت پاکیزہ مذہب ہے، جو مکارمِ اخلاق، اعلیٰ صفات اور عمدہ کردار کی تعلیم دیتا ہے اور جسمانی، باطنی طہارت کے ذریعے ایک باحیاء معاشرہ تشکیل دیتا ہے، عفت و حیاء کو ایمان کا حصہ قرار دیتا ہے، بے راہ روی اور فحش کو برداشت نہیں کرتا، بلکہ اس کے مُرتکِبین کی سزا تجویز کرتا ہے، تاکہ یہ نسلِ انسانی پاکیزہ اور بامقصد زندگی بسر کر سکے۔

(2) ہم جنس پرستی (Homosexuality) کی وضاحت:

فی زمانہ عالمی سطح پر تہذیب و تمدن کے دعوے دار کئی غیر مسلم ممالک نے اللہ تعالیٰ کے اس نظام سے بغاوت کرتے ہوئے اپنے معاشروں میں لواطت کو قانوناً، جائز قرار دے رکھا ہے، بلکہ کئی مسلم ممالک میں بھی یہ وَبا پھیلتی چلی جارہی ہے اور جن ملکوں میں اسے قانوناً اگرچہ جائز قرار نہیں دیا گیا، وہاں بھی بہت سے لوگ اس غیر فطری عادت اور حرام کاری میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ اس حرام کاری کو قانوناً، جائز قرار دینے والے ملکوں میں اخلاقی اور خاندانی نظام کی تباہی کا حال کھلی آنکھوں سے دیکھا جا سکتا ہے۔ انگلش میں ہم جنس پرستی کو Homosexuality کہتے ہیں۔

پھر اس کی دو صورتیں یہ ہیں:

(1) Gay: مرد کا مرد سے بد فعلی کرنا، جسے اغلام بازی، لواطت بھی کہا جاتا ہے۔

(2) Lesbian: عورتوں کا ایک دوسرے سے جنسی لذت حاصل کرنا، اسے عربی میں السحاق کہا جاتا ہے۔

(3) ہم جنس پرستی کی ابتدا:

ہم جنس پرستی کی ابتدا کے متعلق قرآن مجید میں ہے ﴿وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: ”اور (ہم نے) لوط کو بھیجا، جب اس نے اپنی قوم سے کہا: کیا تم وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہاں میں کسی نے نہیں کی؟“ (پارہ 8، سورۃ الاعراف، آیت 80)

مذکورہ بالا آیت کے تحت تفسیر روح البیان میں ہے: ”اخصبت بانواع الثمار والحبوب فتوجه اليهم

الناس من النواحي والاطراف لطلب المعروف فتاذوا من کثرۃ ورود الفقراء فعرض لھم ابلیس فی صورۃ شیخ وقال ان فعلتم بھم کذا و کذا نجوتم منھم فابوا فلما الح الناس علیھم قصدوھم فاصابوا غلمانا صباحا فاخبثوا فاستحکم فیھم ذلک و کانوا لا ینکحون الا الغرباء وقال الکلبی اول من فعل بہ ذلک الفعل ابلیس الخبیث حیث تمثل لھم فی صورۃ شاب جمیل فدعاھم الی نفسہ ثم عملوا ذلک العمل بکل من ورد علیھم من المرد قضاء لشھوتھم ودفعا لھجوم الناس علیھم وعاشوا بذلک العمل زمانا" یعنی: اس قوم کی بستیاں بہت آباد اور نہایت سرسبز و شاداب تھیں اور وہاں طرح طرح کے اَناج اور پھل میوے بکثرت پیدا ہوتے تھے۔ اس خوشحالی کی وجہ سے اکثر دوسرے علاقوں کے لوگ ان آبادیوں میں آنے لگے، تو یہاں کے باشندے ان فقرا کے کثرت سے آنے کی وجہ سے پریشان ہوگئے، لیکن انہیں روکنے اور بھگانے کی کوئی صورت نظر نہیں آرہی تھی، تو اس ماحول میں ابلیس لعین ایک بوڑھے کی صورت میں نمودار ہوا اور ان لوگوں سے کہنے لگا: اگر تم لوگ ان کی آمد سے نجات چاہتے ہو، تو یوں کرو کہ جب بھی ایسا کوئی شخص تمہاری بستی میں آئے، تو اس کے ساتھ ایسا ایسا عمل (بد فعلی) کرو، تو انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کیا، پھر جب باہر سے آنے والے اور زیادہ ہوگئے، تو یہاں کے لوگوں نے وہ برا عمل کرنا شروع کر دیا اور وہ خوبصورت لڑکوں کے ساتھ یہ عمل کرتے، یہاں تک کہ ان کو اس کی عادتِ بد پڑ گئی اور کلبی نے کہا سب سے پہلے ابلیس خبیث نے یہ عمل کیا اس طرح کہ وہ ایک حسین و جمیل لڑکے کی شکل میں اس بستی میں داخل ہوا اور ان لوگوں کو اپنی طرف مائل کر کے برا عمل کروایا، پھر ان لوگوں نے اپنی خواہشات کو پورا کرنے اور آنے والوں کو کم کرنے کے لیے ہر آنے والے خوبصورت مرد کے ساتھ یہ عمل کرنا شروع کر دیا اور ایک زمانہ دراز تک اس میں ملوث رہے۔ (روح البیان، الاعراف، ج3، ص197، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

اسی آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: "اس آیت سے معلوم ہوا کہ اغلام بازی قومِ لوط کی ایجاد ہے، اسی لیے اسے "لواطت" کہتے ہیں۔" (تفسیر صراط الجنان، ج03، ص362، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

Gay (لواطت) کی مذمت:

قرآن و سنت میں لواطت و بد فعلی کی شدید مذمت بیان کی گئی ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور اسے اس بستی سے نجات بخشی جو گندے کام کرتی تھی، بیشک وہ بُرے لوگ نافرمان تھے۔ (پارہ 17، سورۃ الانبیاء، آیت 74)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان اخوف ما اخاف علی امتی عمل قوم لوط" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تم پر قومِ لوط والے عمل کا سب سے زیادہ خوف ہے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الحدود، باب من عمل عمل قوم لوط، ج 3، ص 230، مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار ارشاد فرمایا: "لعن اللہ من عمل عمل قوم لوط" ترجمہ: اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو قومِ لوط والا عمل کرے۔

(سنن الکبری للنسائی، ابواب التعزیرات والشہود، من عمل عمل قوم لوط، ج 4، ص 322، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

شعب الایمان میں ہے: "عن ابی سهل قال: سیکون فی هذه الامة قوم یقال لهم اللوطیون علی ثلاثة اصناف: صنف ینظرون وصنف یصافحون وصنف یعملون ذلک العمل" ترجمہ: حضرت ابو سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عنقریب اس امت میں ایک قوم آئے گی جسے لوطیہ کہا جائے گا، وہ لوگ تین طرح کے ہوں گے: وہ جو (شہوت کے ساتھ) اَمرَدوں کو دیکھیں گے، ایک وہ ہوں گے جو ان سے ہاتھ ملائیں گے اور ایک وہ ہوں گے جو ان سے لواطت کریں گے۔ (شعب الایمان، باب فی تحریم الفروج، ج 7، ص 287، مطبوعہ مکتبۃ الرشد، ریاض)

کنز العمال میں ہے: "من مات وهو یعمل عمل قوم لوط سار به قبره حتی یصیر معهم ویحشر یوم القیامة معهم" ترجمہ: جو اس حال میں مرا کہ قومِ لوط جیسا عمل کرتا ہو، تو اس کی قبر قومِ لوط کی طرف منتقل ہو جائے گی، یہاں تک کہ قیامت والے دن قومِ لوط کے ساتھ حشر ہو گا۔

(کنز العمال، کتاب الحدود، ج 5، ص 506، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "قال ابن عباس رضی اللہ عنهما ان اللوطی اذا مات من غیر توبة فانه یمسخ فی قبره خنزیرا" ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اگر لواطت کرنے والا بغیر توبہ مر جائے، تو اسے قبر میں خنزیر کی شکل میں بدل دیا جاتا ہے۔ (الکبائر، ص 57، مطبوعہ دار الندوۃ الجدیدۃ، بیروت)

Lesbian (عورتوں کا ایک دوسرے سے جنسی لذت حاصل کرنے) کی مذمت:

عورتوں کا ایک دوسرے سے جنسی عمل کر کے اپنی شہوت کو تسکین دینا بھی انتہائی مذموم اور حرام ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ الّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآىٕكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ فَاِنْ شَهِدُوْا

فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰى یَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا﴾ ترجمہ کنزالایمان: "اور تمہاری عورتوں میں جو بدکاری کریں، ان پر خاص اپنے میں کے چار مَردوں کی گواہی لو، پھر اگر وہ گواہی دے دیں، توان عورتوں کو گھر میں بند رکھو، یہاں تک کہ انہیں موت اٹھالے یااللہ ان کی کچھ راہ نکالے۔" (پارہ4، سورہ النساء، آیت15)

تفسیر کبیر میں امام ابومسلم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ہے:"ان المراد بقوله واللاتی یاتین الفاحشة السحاقات "یعنی اللہ پاک کے اس قول﴿وَ الّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ﴾ سے مراد خود عورت کا عورت سے بے حیائی کا کام کرنا ہے۔ (تفسیر الکبیر، جلد9، صفحہ528، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

علامہ ملّا احمد جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:"ان الاولی فی باب السحاقات "یعنی پہلی آیت ﴿وَ الّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ﴾ ان عورتوں کے بارے میں ہے کہ جو عورت عورت سے بدفعلی کرے۔

(التفسیرات الاحمدیہ، صفحہ19، مطبوعہ مکتبۃ الشرکۃ)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"سحاق النساء زنا بینهن "ترجمہ: عورتوں کا ایک دوسرے سے جنسی عمل کرنا ان کے درمیان زنا ہے۔ یعنی جس طرح زنا حرام ہے اسی طرح عورت کا عورت کے ساتھ جنسی عمل کرنا حرام ہے۔

(شعب الایمان، باب فی تحریم الفروج، جلد4، صفحہ376، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

امام احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیثمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:"(مساحقة النساء وهو ان تفعل المراة بالمراة مثل صورة ما یفعل بها الرجل) كذا ذكره بعضهم واستدل له بقوله: السحاق زنا النساء بینهن وقوله: ثلاثة لا یقبل اللہ منهم شهادة ان لا اله الا اللہ: الراكب والمركوب، والراكبة والمركوبة، والامام الجائر "ترجمہ: مُسَاحَقَةُ النِّسَاء یہ ہے کہ عورت عورت کے ساتھ اسی طرح بدفعلی کرے جیسے مرد آپس میں کرتے ہیں، جیسا کہ بعضوں نے ذکر کیا ہے، انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمان سے استدلال کیا ہے: عورتوں کا آپس میں سحاق زنا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: اللہ پاک تین لوگوں کی شہادت قبول نہیں کرتا، بدکاری کرنے والا اور کروانے والا، بدکاری کرنے والی اور کروانے والی اور ظالم حکمران۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، جلد2، صفحہ235، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

اس کی مذمت کے لیے یہی کافی ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی عورتیں اسی عمل کے سبب عذاب کی حقدار ٹھہریں اور مَردوں کے ساتھ یہ بھی مبتلائے عذاب ہوئی تھیں، جیسا کہ حضرت محمد بن علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے

پوچھا گیا:"عذب اللہ نساء قوم لوط بعمل رجالھا ؟قال :اللہ اعدل ۔۔۔یستغنی الرجال بالرجال والنساء بالنساء "یعنی: کیا اللہ پاک نے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی عورتوں کو ان کے مَردوں کے عمل کے سبب عذاب میں مبتلا کیا؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: بیشک اللہ پاک سب سے زیادہ انصاف فرمانے والا ہے۔ اس قوم کے مرد مَردوں سے اور عورتیں عورتوں سے شہوت پوری کیا کرتے تھے(اس لیے مردوں کے ساتھ عورتیں بھی مبتلائے عذاب ہوئیں۔) (تاریخ ابن عساکر، جلد50، صفحہ320، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

(4)لواطت کی عقلی اور طبعی خباشتیں:

لواطت کی عقلی و طبعی خباثتوں کو بیان کرتے ہوئے شیخ القرآن مفتی محمد قاسم عطاری سَلَّمَہُ الْبَارِی اپنی مشہورِ زمانہ تفسیر بنام "صراط الجنان" میں لکھتے ہیں: "لواطت کا عمل عقلی اور طبعی دونوں اعتبار سے بھی انتہائی خبیث ہے۔

عقلی اعتبار سے اس کی ایک خباثت یہ ہے کہ یہ عمل فطرت کے خلاف ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فطری اعتبار سے مرد کو عمل کرنے والا اور عورت کو خاص مقام میں عمل قبول کرنے والا بنایا ہے اور لواطت انسان تو انسان جانوروں کی بھی فطرت کے خلاف ہے کہ جانور بھی شہوت پوری کرنے کے لیے نر کی طرف یا مادہ کے خاص مقام کے علاوہ کی طرف نہیں بڑھتا، اس لیے لواطت کرنے والا اپنی فطرت کے خلاف چل رہا ہے اور فطرت کے خلاف چلنا عقلی اعتبار سے انتہائی قبیح ہے۔

دوسری خباثت یہ ہے کہ اس کی وجہ سے نسلِ انسانی میں اضافہ رُک جاتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نسلِ انسانی میں اضافے کا یہ طریقہ مقرر فرمایا ہے کہ مرد اور عورت دونوں میں شہوت رکھی اور اس شہوت کی تسکین کے لیے جائز عورت کو ذریعہ بنایا، جب یہ اپنی شہوت پوری کرتے ہیں، تو اس کے نتیجے میں عورت حاملہ ہو جاتی اور کچھ عرصے بعد اس کے ہاں ایک انسان کی پیدائش ہوتی ہے اور اس طرح انسانوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اب اگر شہوت کو اس کے اصل ذریعے کی بجائے کسی اور ذریعے سے تسکین دی جائے، تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ نسلِ انسانی میں اضافہ رُک جائے گا اور اس صورت میں انتہائی سنگین مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا، جیسے وہ ممالک جن میں لواطت کے عمل کو رواج دیا گیا ہے ، آج ان کا حال یہ ہو چکا ہے کہ وہ دوسرے ممالک کے لوگوں کو اپنے ہاں بلوا کر اور انہیں آسائشیں دے کر اپنے ملک کے لوگوں کی تعداد بڑھانے پر مجبور ہیں۔

تیسری خباثت یہ ہے کہ اس عمل کی وجہ سے انسانیت ختم ہو جاتی ہے، کیونکہ مرد کا عورت سے اپنی شہوت کو پورا کرنا جانوروں کے شہوانی عمل سے مشابہت رکھتا ہے، لیکن مرد و عورت کے اس عمل کو صرف اس لیے اچھا قرار دیا

گیاہے کہ وہ اولاد کے حصول کا سبب ہے اور جب کسی ایسے طریقے سے شہوت کو پورا کیا جائے جس میں اولاد حاصل ہونا ممکن نہ ہو، تو یہ انسانیت نہ رہی، بلکہ نری حیوانیت بن گئی اور کسی کا مرتبۂ انسانی سے گر کر حیوانوں میں شامل ہونا عقلی اعتبار سے انتہائی قبیح ہے۔

چوتھی خباثت یہ ہے کہ لواطت کا عمل ذلت و رسوائی اور آپس میں عداوت اور نفرت پیدا ہونے کا ایک سبب ہے، جبکہ شوہر کا اپنی بیوی کے ساتھ جِماع کرنا عزت کا ذریعہ اور ان میں الفت و محبت بڑھنے کا سبب ہے، جیسا کہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَ جَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے تاکہ تم ان کی طرف آرام پاؤ اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت رکھی۔"

اور عقلِ سلیم رکھنے والے کے نزدیک وہ عمل ضرور خبیث ہے، جو ذلت و رسوائی اور نفرت و عداوت پیدا ہونے کا سبب بنے۔

طبعی طور پر اس کی خباثت کے لیے یہی کافی ہے کہ انسان کی قوتِ مُدافعت ختم کر کے اسے انتہائی کَرب کی زندگی گزارنے پر مجبور کر دینے والا اور ابھی تک لا علاج مرض پھیلنے کا بہت بڑا سبب لواطت ہے اور جن ممالک میں لواطت کو قانونی شکل دے کر عام کرنے کی کوشش کی گئی ہے ان میں دیگر ممالک کے مقابلے میں ایڈز کے مرض میں مبتلا افراد کی تعداد بھی زیادہ ہے۔

اور اس کی دوسری طبعی خباثت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کے رحم میں منی کو جذب کرنے کی زبردست قوت رکھی ہے اور جب مرد اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرتا ہے، تو اس کے جسم کا جو حصہ عورت کے جسم میں جاتا ہے، تو رحم اس سے منی کے تمام قطرات جذب کر لیتا ہے، جبکہ عورت اور مرد کے پچھلے مقام میں منی جذب کرنے کی صلاحیت نہیں رکھی گئی اور جب مرد لواطت کا عمل کرتا ہے، تو اِس کے بعد لواطت کے عمل کے لیے استعمال کیے گئے جسم کے حصے میں منی کے کچھ قطرات رہ جاتے ہیں اور بعض اوقات ان میں تَعَفُّن پیدا ہو جاتا ہے اور جسم کے اس حصے میں سوزاک وغیرہ مہلک قسم کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں اور اس شخص کا جینا دشوار ہو جاتا ہے۔"

(تفسیر صراط الجنان، ج03، ص364تا366، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

(5) ہم جنس پرستی کا شرعی حکم:

Homosexuality (ہم جنس پرستی) خبیث ترین، ناجائز، حرام و گناہ کبیرہ ہے، جس کی مذمت بیان کرتے

ہوئے اللہ سبحانہ وتعالی ارشاد فرماتا ہے:﴿وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: "اور لوط کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے نہ کی؟" (پارہ8، سورۃ الاعراف، آیت80)

لواطت اور سحاق (Lesbian and gay) کے قومِ لوط کے عمل میں سے ہونے کے بارے میں روح المعانی میں ہے: "والحق بها بعضهم السحاق وبدا ايضا فی قوم لوط عليه السلام فكانت المراة تاتی المراة فعن حذيفة رضی اللہ تعالی عنه انما حق القول علی قوم لوط عليه السلام حين استغنی النساء بالنساء والرجال بالرجال" یعنی: بعض فقہائے کرام نے سحاق (یعنی عورت کا عورت کے ساتھ جنسی عمل کرنے) کو قومِ لوط کے عمل میں شامل کیا ہے، کیونکہ ان کی عورت عورت کے ساتھ بدفعلی کرتی تھی۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم اس وقت عذاب کی حقدار ٹھہری جب ان کی عورتیں عورتوں سے اور مرد مَردوں سے شہوت پوری کرنے میں مشغول ہوگئے۔

(روح المعانی فی تفسیر القرآن، جلد4، صفحہ410، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)

مجمع الزوائد میں ہے: "عن انس بن مالك قال قال رسول اللہ صلی اللہ عليه وسلم اذا استحلت امتی ستا فعليهم الدمار اذا ظهر فيهم التلاعن وشربوا الخمور ولبسوا الحرير واتخذوا القيان واكتفی الرجال بالرجال والنساء بالنساء" ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میری امت چھ (حرام) چیزوں کو حلال سمجھ لے گی، اس وقت ان کی ہلاکت ہوگی، جب ایک دوسرے کو لعنت کریں، شرابیں پییں، ریشم پہنیں، گانے باجے کو اختیار کریں، مرد مرد کی حاجت پوری کرنے کے لیے کافی ہو اور عورت عورت کی حاجت پوری کرنے کے لیے کافی ہو۔

(مجمع الزوائد، کتاب الفتن، باب ثان فی امارت الساعة، جلد7، صفحہ640، مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

بحرالرائق میں ہے: "ان اللواطة محرمة عقلا وشرعا وطبعا بخلاف الزنا وانه ليس بحرام طبعا فكانت اشد حرمة منه، وفی فتح القدير وهل تكون اللواطة فی الجنة ای هل يجوز كونها فيها، والصحيح انها لا تكون فيها لانه تعالی سماه خبيثة فقال تعالی ﴿كانت تعمل الخبائث﴾ والجنة منزهة عنها ملخصا" ترجمہ: بلاشبہ لواطت عقلاً اور شرعاً اور طبعاً حرام ہے، بخلاف زنا کے کہ زنا طبعاً حرام نہیں ہے۔ تو لواطت کی حرمت زنا سے زیادہ سخت ہے، فتح القدیر میں ہے کہ جنت میں لواطت جائز ہوگی؟ صحیح یہ ہے کہ جنت میں لواطت نہیں

ہو گی، کیونکہ اللہ عزوجل نے لواطت کا نام خبیث رکھا اور فرمایا وہ بستی (یعنی قوم لوط) گندے کام کرتی تھی اور جنت خباثت سے منزہ ہے۔ (بحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الحدود، ج5، ص17، مطبوعہ دار الکتاب الاسلامی)

الفقہ الاسلامی وادلتہ میں ہے:" ان الزنا حرام، اللواط محرم ایضا، بل ھو افحش من الزنا لقولہ عزوجل: ﴿ وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴾، فسماہ الحق تعالی فاحشۃ" ترجمہ: بیشک زنا حرام ہے، اسی طرح لواطت بھی حرام ہے، بلکہ لواطت زنا سے بھی زیادہ فحش ہے، کیونکہ اللہ پاک کا فرمان موجود ہے: ﴿ وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴾ پس اللہ تعالیٰ نے اس کا نام فاحشہ رکھا۔ (الفقہ الاسلامی وادلتہ، ج7، ص5346، مطبوعہ دار الفکر، دمشق)

سحاق کے گناہ کبیرہ ہونے کے بارے میں امام احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیثمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:" الکبیرۃ الثانیۃ والستون بعد الثلاث مائۃ: مساحقۃ النساء وھو ان تفعل المراۃ بالمراۃ مثل صورۃ ما یفعل بھا الرجل "یعنی: تین سو کے بعد باسٹھواں بڑا گناہ مساحقۃ النساء ہے: اور وہ یہ ہے کہ عورت عورت کے ساتھ اسی طرح بد فعلی کرے، جیسے مرد آپس میں کرتے ہیں۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، جلد2، صفحہ235، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

سحاق کے بالاتفاق حرام ہونے کے بارے میں موسوعۃ فقہیہ کویتیہ میں ہے:"لا خلاف بین الفقھاء فی ان السحاق حرام لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: السحاق زنی النساء بینھن "یعنی فقہائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے درمیان اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ بیشک سحاق (یعنی عورت کا عورت کے ساتھ جنسی عمل کرنا) حرام ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: عورتوں کا ایک دوسرے سے جنسی عمل کرنا ان کے درمیان زنا ہے۔ یعنی جس طرح زنا حرام ہے، اسی طرح عورت کا عورت کے ساتھ جنسی عمل کرنا حرام ہے۔

(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیہ، جلد24، مطبوعہ مصر)

الفقہ الاسلامی وادلتہ میں ہے:" السحاق: (وھو فعل النساء بعضھن ببعض) حرام " ترجمہ: سحاق (اور بعض عورتوں کا بعض عورتوں کے ساتھ جنسی عمل کرنا) حرام ہے۔

(الفقہ الاسلامی وادلتہ، جلد7، صفحہ5346، مطبوعہ دار الفکر، دمشق)

(6) اس کی حرمت کا انکار کرنے والے کے کافر ہونے کے بارے میں مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سالِ وفات: 1391ھ) لکھتے ہیں:" فاحشہ (بے حیائی) وہ گناہ ہے جسے عقل بھی برا سمجھے۔ کفر اگرچہ

بد ترین گناہ کبیرہ ہے، مگر اسے رب (عزوجل) نے فاحشہ (یعنی بے حیائی) نہ فرمایا، کیونکہ نفسِ انسانی اس سے گھن نہیں کرتی۔ بھتیرے عاقل (عقلمند کہلانے والے) اس میں گرفتار ہیں، مگر اِغلام (یعنی بد فعلی) تو ایسی بُری چیز ہے کہ جانور بھی اس سے متنفر ہیں، سوائے سور کے۔ لڑکوں سے اغلام حرام قطعی ہے، اس کے حرام ہونے کا منکر (یعنی انکار کرنے والا) کافر ہے۔" **(نور العرفان، صفحہ500، مطبوعہ پیر بھائی اینڈ کمپنی)**

تفسیر صراط الجنان میں ہے: "اس آیت سے معلوم ہوا کہ اغلام بازی قومِ لوط کی ایجاد ہے، اسی لیے اسے "لواطت" کہتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ لڑکوں سے بد فعلی حرام قطعی ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔"

(تفسیر صراط الجنان، جلد3، صفحہ80، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

منح الروض میں ہے: "من انکر حرمۃ الحرام المجمع علی حرمتہ او شک فیھا، ای یستوی الامر فیھا کالخمر والزنا واللواطۃ والربا۔۔۔ کفر" جس نے حرامِ اجماعی کی حرمت کا انکار کیا یا اُس کے حرام ہونے میں شک کیا، وہ کافر ہے، جیسے شراب، زنا، لواطت، سود۔ **(منح الروض، صفحہ503، دار البشار الاسلامیہ)**

بحر الرائق اور در مختار میں ہے: "یکفر مستحلھا عند الجمھور" ترجمہ: جمہور علمائے مذہب کے نزدیک اس (یعنی بد فعلی) کو حلال جاننے والا کافر ہے۔

(بحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الحدود، جلد5، صفحہ28، مطبوعہ کوئٹہ)

اعلی حضرت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لواطت کے حلال ہونے کے قائل کے بارے میں لکھتے ہیں: "حِلِّ لواطت کا قائل کافر ہے۔" **(فتاوی رضویہ، ج23، ص694، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)**

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "اغلام کو حلال جاننے والا کافر ہے، یہی مذہب جمہور ہے۔" **(بھار شریعت، ج02، ص381، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبد الرب شاکر عطاری مدنی

17 محرم الحرام 1444ھ 16 اگست 2022ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری